

بسم الله الرحمن الرحيم

عقیدہ طحاویہ (اردو)

تالیف

امام ابو جعفر الطحاوی رحمہ اللہ

ترجمہ: فرید احمد کاوی نظر ثانی: حافظ طاہر اسلام عسکری

ناشر

مجلس التحقیق الاسلامی 99 جے ماڈل ٹاؤن لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

العقيدة الطحاوية

مختصر حالات امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ

سلسلہ نسب:

ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ بن سلیم بن سلیمان بن جواب الازدی الطحاوی۔

صحرائے مصر کی ایک بستی کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے طحاوی نام سے مشہور ہوئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ سن ۲۳۹ ہجری میں پیدا ہوئے۔

سن بلوغ کو پہنچے تو تحصیل علم کے لیے مصر منتقل ہوئے۔ ابتداء میں اسماعیل بن یحیی المازنی رحمۃ اللہ علیہ سے علم حاصل کیا۔ جیسے ہی علم میں وسعت پیدا ہوتے گئے ویسے

ہی مسائل فقہیہ میں انہماک بڑھتا گیا، امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قریب تین سو شیوخ و اساتذہ سے کسب فیض اور تربیت علم و عمل پائی۔

مصر میں موجود اور نووارد تمام علماء کی خدمت میں جا پہنچتے اور تبادلہ خیال کرتے،

علامہ بن یونس آپ کے بارے میں لکھتے ہیں:

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ ثقہ، جید، عالم فقیہ اور ایسے دانشمند انسان تھے کہ ان کی مثال نہیں۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے فقیہ، محدث، حافظ، معروف شخصیت، ثقہ راوی، جید عالم اور زیرک انسان تھے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے طرز استدلال سے بہت زیادہ متاثر تھے اس لیے عمر بھر مسلک حنفی کی نشر و اشاعت کرتے رہے، اسی بنا پر آپ کو حنفی

مسلک کا بہت بڑا وکیل سمجھا جاتا تھا۔

تصانیف:

العقيدة الطحاوية، معانی الآثار، مشکل الآثار، أحكام القرآن، المختصر، الشروط، شرح الجامع الكبير، شرح الجامع

الصغير، النوادر الفقهية، الردّ علی أبي عبيد، الردّ علی عيسى بن أبان

ذی القعدة ۳۲۱ھ بروز جمعرات آپ نے وفات پائی، اور قرآن نامی بستی میں دفن کیے گئے، رحمہ اللہ رحمة واسعة

فرید احمد کاوی

مدرس، جامعہ علوم القرآن، جمبوسر

بسم الله الرحمن الرحيم	بسم الله الرحمن الرحيم
ہم خداوند قدوس ہی سے مدد چاہتے ہیں۔	وبہ نستعين
جميع حمد اس الله کے لیے ہیں، جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔	الحمد لله رب العالمين
حجة الاسلام امام ابو جعفر وراق طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:	قال العلامة حجة الإسلام أبو جعفر الوراق الطحاوي بمصر رحمه الله :
یہ اہل سنت والجماعت کے عقیدے کا بیان ہے، جسے ملت اسلامیہ کے فقہائے عظام امام، ابو حنیفہ نعمان بن ثابت، امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم اور امام ابو عبد اللہ محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے طریق پر ذکر کیا جاتا ہے۔ انہی باتوں کا دین کے اصول کے طور پر وہ عقیدہ رکھتے تھے اور رب العالمین کے بارے میں ان کا یہی دین و ایمان تھا۔	هذا ذكر بيان عقيدة أهل السنة والجماعة ، على مذهب فقهاء الملة : أبي حنيفة النعمان بن ثابت الكوفي ، وأبي يوسف يعقوب بن إبراهيم الأنصاري، وأبي عبد الله محمد بن الحسن الشيباني رضوان الله عليهم أجمعين ؛ وما يعتقدون من أصول الدين ، ويدينون به رب العالمين.
اللہ کے توفیق کے ہم توحید باری تعالیٰ میں اپنا یہ عقیدہ بیان کرتے ہیں:	نقول في توحيد الله معتقدين بتوفيق الله :
۱. بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔	۱. إن الله واحد لا شريك له
۲. کوئی شے اس کی مثل نہیں۔	۲. ولا شيء مثله
۳. کوئی چیز اس کو عاجز کرنے والی نہیں۔	۳. ولا شيء يعجزه
۴. اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔	۴. ولا إله غيره
۵. وہ قدیم ہے، اس کی کوئی ابتدا نہیں۔ وہ دائمی ہے، اس کو کوئی انتہا نہیں۔	۵. قديم بلا ابتداء ، دائم بلا انتهاء
۶. وہ فنا ہونے والا اور مٹنے والا (مرنے یا ختم ہونے والا) نہیں۔	۶. لا يفنى ولا يبيد
۷. دنیا میں وہی کچھ ہوتا ہے، جس کا وہ ارادہ کرتا ہے۔	۷. ولا يكون إلا ما يريد .
۸. انسانی وہم و فکر اس کی حقیقت تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے، نہ ہی انسانی فہم اس کی ذات کا ادراک کر سکتی ہے۔	۸. لا تبلغه الأوهام ، ولا تدركه الأفهام
۹. وہ مخلوق کے مشابہ نہیں۔	۹. ولا يشبه الأنام
۱۰. وہ زندہ ہے اسے موت نہیں آئے گی، وہ محافظ ہے اسے ننید نہیں آتی۔	۱۰. حي لا يموت، قيوم لا ينام .
۱۱. وہ (تنہا) سب کا خالق ہے، (اور یہ سب کو پیدا کرنا ان میں سے) کسی کے محتاج ہونے کی وجہ سے نہیں۔ بدون کلفت وہ سب کو روزی	۱۱. خالق بلا حاجة، رازق بلا مؤنة

دینے والا ہے۔	
۱۲. وہ بے خوف و خطر سب کو موت دینے والا ہے، اور دوبارہ سب کو پیدا کرنے والا ہے بلا مشقت۔	۱۲. ممیت بلا مخافة، باعث بلا مشقة .
۱۳. وہ اپنی جمیع صفات کے ساتھ تخلیق عالم کے قبل ہی سے متصف ہے۔ مخلوقات کی تخلیق سے اس کی صفات میں ایسی کوئی چیز زیادہ نہیں ہوئی جو پہلے نہ تھی، وہ جس طرح اپنی صفات کے ساتھ ازل سے ہے، اسی طرح ان صفات سے ابد تک متصف رہے گا۔	۱۳. ما زال بصفاته قدیما قبل خلقه ، لم یزدد بكونهم شیئا لم یکن قبلهم من صفاته، وكما كان بصفاته أزلیا كذلك لا یزال علیها أبديا
۱۴. "خالق" کی صفت سے اس کا اتصاف تخلیق کے بعد سے نہیں، (بلکہ پہلے سے ہے) اسی طرح "باری" کی صفت سے اتصاف بریت (مخلوق) کو پیدا کرنے کے بعد سے نہیں، (بلکہ پہلے سے ہے)۔	۱۴. لیس بعد خلق الخلق استفاد اسم الخالق ولا بإحداث البریة استفاد اسم الباری
۱۵. "ربوبیت" کی صفت سے وہ تب سے متصف ہے، جب کہ کوئی مربوب (تربیت پانے والا) نہ تھا اور "خالق" کی صفت سے تب سے متصف ہے جب کہ کوئی مخلوق پیدا بھی نہ کی گئی تھی۔	۱۵. له معنى الربوبیة ولا مربوب، ومعنى الخالقیة ولا مخلوق
۱۶. وہ جس طرح کسی مردے کو زندہ کرنے کے وجہ سے "محي" (زندہ کرنے والا) کہا جاتا ہے اسی طرح اس (صفتی) نام سے زندہ کرنے سے قبل بھی متصف ہے۔ اور اسی طرح "خالق" کا (صفتی) نام بھی تخلیق سے قبل ہی اس کو حاصل ہے۔	۱۶. وكما أنه محي الموتی بعد ما أحیا استحق هذا الاسم قبل إحيائهم ، كذلك استحق اسم الخالق قبل إنشائهم
۱۷. اور یہ سب کچھ اس لیے کہ وہ تمام چیزوں پر (پہلے سے) قادر ہے، اور تمام اشیاء (وجود میں) اسی کی محتاج ہیں۔ اور یہ سب کچھ کرنا اس پر سہل ہے، اور وہ کسی چیز کا محتاج و ضرورت مند بھی نہیں۔ اس کے مثل کوئی چیز نہیں، اور وہ سمیع و بصیر ہے۔	۱۷. ذلك بأنه علی كل شیء قدير ، وكل شیء إليه فقیر ، وكل أمر علیه یسیر ، لا یحتاج إلى شیء ، ﴿ لیس كمثله شیء وهو السميع البصیر ﴾
۱۸. مخلوق کو اسی طرح پیدا کیا جیسا کہ وہ جانتا (اور چاہتا) تھا۔	۱۸. خلق الخلق بعلمه
۱۹. اور ان کی تقدیریں مقدر فرمائیں۔	۱۹. وقدر لهم أقدارا
۲۰. مدت حیات کی تعیین فرمائی۔	۲۰. وضرب لهم آجالا
۲۱. اللہ تعالیٰ پر کوئی شے اس کی تخلیق سے قبل بھی پوشیدہ نہ تھی۔ اور جو کچھ یہ کرنے والے ہیں، وہ اسے تخلیق کے قبل ہی سے جانتا ہے۔	۲۱. لم یخفَ علیه شیء قبل أن یخلقهم ، وعلم ما هم عاملون قبل أن یخلقهم

۲۲. تمام کو اس نے اپنی فرماں برداری کا حکم دیا ہے ، اور نافرمانی سے منع فرمایا ہے۔	۲۲. وأمرهم بطاعته، ونهاهم عن معصيته
۲۳. اور ہر شے اس تقدیر اور مشیت کے مطابق ہی چلتی ہے۔ اور (ہر جگہ) اسی کی مشیت (ارادہ) کار فرما ہے، نہ کہ بندوں کی مشیت و ارادہ۔ ہاں کچھ کسی بندے کے بارے میں اللہ چاہے، تو جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے، اور جس کچھ وہ نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔	۲۳. وكل شيء يجري بتقديره ومشيته، مشيئته تنفذ لا مشيئة للعباد إلا ما شاء لهم، فما شاء لهم كان، وما لم يشأ لم يكن.
۲۴. جس کو چاہے وہ ہدایت دیتا ہے، اور اپنے فضل سے عافیت و حفاظت دیتا ہے ، اور جسے چاہے وہ گمراہ کرتا ہے اور انصاف کے ساتھ ذلیل و مبتلائے (عذاب) کرتا ہے۔	۲۴. يهدي من يشاء، ويعصم ويعافي فضلا، ويضل من يشاء، ويخذل ويبتلي عدلا،
۲۵. اور اس طرح تمام ہی لوگ اس کے ارادے کے مطابق اس کے فضل و عدل میں دائر ہیں۔	۲۵. وكلهم يتقلبون في مشيئته بين فضله وعدله
۲۶. اللہ تعالیٰ اپنے ہمسروں اور ہم مثل اضداد سے پاک ہے، (یعنی کوئی ہمسرو و ضد نہیں)	۲۶. وهو متعال عن الأضداد والأنداد
۲۷. کوئی اس کے فیصلہ کو رد کرنے والا نہیں، اور نہ کوئی کسی بات پر اس کی گرفت کرنے والا ہے، اور نہ ہی کسی کو اس کے برخلاف غلبہ حاصل ہے۔	۲۷. لا رادّ لقضائه، ولا معقب لحكمه، ولا غالب لأمره
۲۸. ہم کلیۃ (مکمل) اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا یقین کامل ہے کہ ہر چیز اسی کی طرف سے ہوتی ہے۔	۲۸. آمنا بذلك كله، وأيقنا أن كلا من عنده.
۲۹. محمد ﷺ یقیناً اس کے منتخب بندے، خاص نبی، اور پسندیدہ رسول ہیں۔	۲۹. وأن محمدا عبده المصطفى، ونبیه المجتبی، ورسوله المرتضى
۳۰. وہ خاتم النبیین ہیں، تمام متقیوں (نیکوں) کے امام، نبیوں کے سردار، اور پردوردگار عالم کے محبوب ہیں۔	۳۰. وأنه خاتم الأنبياء، وإمام الأتقياء، وسيد المرسلين، وحبیب رب العالمين
۳۱. آپ کے بعد کسی قسم کا دعویٰ نبوت گمراہی اور نفس پرستی ہے۔	۳۱. وكل دعوى النبوة بعده فغیّی وهوى
۳۲. آپ تمام جنات اور جمیع انسانوں کے لیے دین حق، راہ ہدایت، نور ایمان اور ضیاء اسلام لے کر بطور نبی مبعوث کیے (بھیجے) گئے تھے۔	۳۲. وهو المبعوث إلى عامة الجن، وكافة الوری، بالحق والهدی، وبالنور والضیاء
۳۳. قرآن کلام الہی ہے، وہ باری تعالیٰ کی ہی فرمائی (تکلم کی) ہوئی بات ہے، اس کی کوئی کیفیت متعین نہیں، اپنے رسول پر بطریق وحی نازل	۳۳. وإن القرآن كلام الله، منه بدّا بلا كيفية قولاً، وأنزله على رسوله وحياً، وصدقه المؤمنون على ذلك حقاً،

<p>فرمایا۔ اور جمع مسلمان اس بات کی تصدیق کرتے ہیں، اور یقین رکھتے ہیں کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا حقیقی کلام ہے، اور مخلوق کے کلام کی طرح مخلوق نہیں؛ لہذا جو شخص قرآن سنے اور یہ کہے کہ وہ انسان کا کلام ہے تو وہ کفر یہ بات کہتا ہے اور ایسے انسان کی اللہ تعالیٰ نے برائی بیان کی ہے اور اسے جہنم (سقر) کی دھمکی دی ہے، چنانچہ قرآن میں ہے: ﴿سَأَصْلِيهِ سَقَرَ﴾ (میں عنقریب اسے جہنم میں ڈالوں گا) اللہ کی یہ وعید اس شخص کے لیے ہے جو یہ کہتا تھا کہ ﴿إِنْ هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ﴾ (کہ یہ تو انسان کی باتیں ہیں)، پس ہمیں یقین ہیں کہ یہ قرآن خالق بشر کا کلام ہے، اور کسی بشر کے کلام کے مشابہ نہیں۔</p>	<p>وَأَيُّقِنُوا أَنَّهُ كَلَامُ اللَّهِ تَعَالَى بِالْحَقِيقَةِ ، لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ كَكَلَامِ الْبَرِيَّةِ ، فَمَنْ سَمِعَهُ فَزَعَمَ أَنَّهُ كَلَامُ الْبَشَرِ فَقَدْ كَفَرَ ، وَقَدْ ذَمَّهُ اللَّهُ وَعَابَهُ ، وَأَوْعَدَهُ بِسَقَرٍ ، حَيْثُ قَالَ تَعَالَى ﴿سَأَصْلِيهِ سَقَرَ﴾ ، فَلَمَّا أَوْعَدَ اللَّهُ بِسَقَرٍ لِمَنْ قَالَ ﴿إِنْ هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ﴾ عَلِمْنَا وَأَيُّقِنَّا أَنَّهُ قَوْلُ خَالِقِ الْبَشَرِ ، وَلَا يَشْبَهُ قَوْلَ الْبَشَرِ .</p>
<p>۳۴۔ تشبیہ کے قائل کا کفر: اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کو انسانی صفت و حالت سے متصف کرے وہ کفر کرتا ہے، پس جس شخص نے یہ سمجھ لیا، اس نے درست کام کیا۔ اور کافروں جیسی باتیں کرنے سے بچ گیا، اور اس نے جان لیا کہ حق تعالیٰ اپنی صفات میں کسی انسان کے مشابہ نہیں۔</p>	<p>۳۴۔ کفر من قال بالتشبيه: ومن وصف الله بمعنى من معاني البشر فقد كفر ، فمن أبصر - هذا اعتبر ، وعن مثل قول الكفار انزجر ، وعلم أنه بصفاته ليس كالbشر .</p>
<p>۳۵۔ حق تعالیٰ کی رویت (دیدار) اہل جنت کو یقیناً نصیب ہو گا۔ جس میں ذات باری تعالیٰ کا احاطہ نہ ہو گا اور نہ کوئی کیفیت ہو گی۔ چنانچہ قرآن میں بھی اس کا ذکر ہے: ﴿وَجُوهُ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ * إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ (بہت سے چہرے (لوگ) اس دن تروتازہ اپنے رب کو دیکھیں گے)۔ اس رویت کی کیفیت و تفصیل وہی ہو گی جیسی کہ اللہ کے علم و ارادہ میں ہے۔ اور صحیح احادیث میں اس بابت جو کچھ ہے وہ سب جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا، برحق ہے اور اس سے رسول اللہ نے جو مطلب مراد لیا وہ سب درست ہے۔ اس مسئلہ میں ہم اپنی رائے سے تاویل و وضاحت نہیں کرتے اور نہ اپنی مرضی کے خیالات باندھتے ہیں۔ اس لیے کہ دین کی ایسی باتوں میں وہی شخص سلامت رہتا ہے جو اپنے کو اللہ و رسول کے حوالے کر دے اور ایسی مشتبہ چیزوں کی حقیقت کو اس کے جاننے والے (اللہ و رسول) کے حوالے کر دے۔</p>	<p>۳۵۔ والرؤية حق لأهل الجنة بغير إحاطة ولا كيفية ، كما نطق به كتاب ربنا: ﴿وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة﴾ ، وتفسيره على ما أَرَادَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَعَلِمَهُ ، وَكُلُّ مَا جَاءَ فِي ذَلِكَ مِنَ الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ عَنْ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ كَمَا قَالَ ، وَمَعْنَاهُ عَلَى مَا أَرَادَ لَا نَدْخُلُ فِي ذَلِكَ مَتَأَوَّلِينَ بِأَرَائِنَا ، وَلَا مَتَوَهِّمِينَ بِأَهْوَائِنَا ، فَإِنَّهُ مَا سَلَّمَ فِي دِينِهِ إِلَّا مَنْ سَلَّمَ لِلَّهِ عِزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَدَّ عِلْمُ مَا اشْتَبَهَ عَلَيْهِ إِلَىٰ عَالَمِهِ .</p>
<p>۳۶۔ اسلام پر وہی شخص ثابت قدم رہ سکتا ہے جو قرآن و سنت کے سامنے سر</p>	<p>۳۶۔ ولا يثبت قدم الإسلام إلا على ظهر التسليم</p>

<p>تسلیم خم کر کے خود کو ان کے حوالے کر دے، لہذا جو شخص ایسی چیزوں کی تحقیق و خوض میں مشغول ہوگا، جس کی فہم اس کو نہیں دی گئی تو وہ توحید خالص، معرفت صافیہ اور ایمان صحیح سے دور ہی رہے گا، اور کفر و ایمان، تصدیق و تکذب، اور اقرار و انکار میں ڈانواں ڈول، گرفتار و سوسہ، حیران و پریشان اور مبتلائے شک و تردد رہے گا۔ اور نہ تو مومن مخلص بن پائے گا نہ منکر جاحد۔</p>	<p>والاستسلام، فمن رام عِلْمَ ما حُظِرَ عنه علمه، ولم يقنع بالتسليم فهمه، حجبہ مرامُهُ عن خالص التوحيد، وصافي المعرفة، وصحيح الإيمان، فيتذبذب بين الكفر والإيمان، والتصديق والتكذيب، والإقرار والإنكار، موسوسا تأثها، زائغا شاكاً، لا مؤمناً مصداقاً، ولا جاحداً مكذبا.</p>
<p>۳۷۔ جنتیوں کو دیدار الہی نصیب ہونے کے عقیدہ پر اس شخص کا ایمان صحیح نہ کہلائے گا، جو اس دیدار کو وہی کہے یا اپنی فہم سے کوئی دوسری تاویل کرے۔ رویت باری تعالیٰ اور دیگر تمام صفات باری تعالیٰ میں صحیح تاویل (مطلب) یہی ہے کہ (انسانی) تاویلات کو ترک کر کے کتاب و سنت کو تسلیم کر لیا جائے۔ اور یہی مسلمانوں کو دین ہے۔ تنزیہ باری تعالیٰ (یعنی باری تعالیٰ کا صفات کمال سے متصف ہونا اور صفات نقص سے پاک ہونا) جو شخص جناب باری تعالیٰ کی صفات کی نفی کرنے سے نہ بچا اور (اسی طرح) وہ شخص جو صفات کو مشابہ مخلوق قرار دینے سے نہ بچا وہ گمراہ ہو اور "تنزیہ" کے راستہ پر نہ چلا۔ باری تعالیٰ یکتائی صفات سے متصف اور منفرد اوصاف کے حامل ہیں۔ مخلوق میں کوئی اس جیسی صفات والا نہیں۔</p>	<p>۳۷۔ ولا يصح الإيمان بالرؤية لأهل دار السلام لمن اعتبرها منهم بوهم، أو تأولها بفهم، إذا كان تأويل الرؤية وتأويل كل معنى يضاف إلى الربوبية بترك التأويل ولزوم التسليم، وعليه دين المسلمين. ومن لم يتوَقَّ النفي والتشبيه زل ولم يصب التنزيه، فإن ربنا جل وعلا موصوف بصفات الوجدانية، منعوت بنعوت الفردانية، ليس في معناه أحد من البرية</p>
<p>۳۸۔ باری تعالیٰ حد، انتہاء، حصے، اعضاء، اور ادوات (جو ارج) سے پاک ہے۔ جہات ستہ (فوق، تحت، یمین، شمال، قدام، خلف) میں سے کوئی جہت باری تعالیٰ کا احاطہ نہیں کرتی، جیسا کہ مخلوقات کا احاطہ کرتی ہیں۔</p>	<p>۳۸۔ وتعالى عن الحدود والغايات، والأركان والأعضاء والأدوات، لا تحويه الجهات الست كسائر المبتدعات</p>
<p>۳۹۔ معراج حق ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کورات میں معراج کرائی گئی، اور بحالت بیداری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنفس نفیس آسمان پر لے جایا گیا، اور پھر وہاں سے جہاں جہاں اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنی شایان شان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال فرمایا، اور جو کچھ چاہا اس کا حکم (وحی) فرمایا: وصلی اللہ علیہ فی الآخرة والاولی (آپ پر درود ہو، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی)</p>	<p>۳۹۔ والمعراج حق، وقد أُسْرِيَ بالنبي صلى الله عليه وسلم، وعرج بشخصه في القنطرة إلى السماء، ثم إلى حيث شاء الله من العلا، وأكرمه الله بما شاء، وأوحى إليه ما أوحى، ما كذب الفؤاد ما رأى، فصلی الله عليه وسلم في الآخرة والاولی.</p>
<p>۴۰۔ حوض کوثر جو اکرام و اعزاز کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی ہے،</p>	<p>۴۰۔ والحوض الذي أكرمه الله تعالى به غياثاً لأمته حق.</p>

وہ برحق ہے۔	
۴۱۔ اور وہ شفاعت بھی جس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وعدہ کیا گیا ہے، بمطابق بیان حدیث وہ بھی برحق ہے۔	۴۱۔ والشفاعة التي ادخرها لهم حق كما روي في الأخبار
۴۲۔ ازل میں اللہ تعالیٰ نے اپنے معبود ہونے کا جو اقرار حضرت آدم اور اولاد آدم سے لیا وہ بھی حق ہے۔	۴۲۔ والميثاق الذي أخذه الله تعالى من آدم وذريته حق
۴۳۔ اللہ تعالیٰ کو ازل ہی سے جنت میں داخل ہونے والے اور جہنم میں جانے والے تمام حضرات کی تعداد کا علم ہے، اس میں نہ تو کمی ہوگی نہ زیادتی ہوگی۔	۴۳۔ وقد علم الله تعالى فيما لم يزل عدد من يدخل الجنة، وعدد من يدخل النار جملة واحدة، فلا يزداد في ذلك العدد ولا ينقص منه
۴۴۔ یہی حال بندوں کے افعال کا ہے، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ وہ یہ کرنے والے ہیں۔ چنانچہ ہر ایک کے لیے وہ کام جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا آسان کر دیا گیا۔ اور ہر عمل کا (مقبول و غیر مقبول ہونے) اعتبار اس کے خاتمہ سے ہوگا۔ نیک بخت وہ ہے جس کے نیک بخت ہونے کا اللہ نے فیصلہ کر دیا، اور بد بخت بھی وہ جس کے بد بخت ہونے کا اللہ نے فیصلہ کر دیا۔	۴۴۔ وكذلك أفعالهم فيما علم منهم أن يفعلوه، وكلّ ميسر۔ لما خلق له . والأعمال بالخواص، والسعيد من سعد بقضاء الله، والشقي من شقي بقضاء الله.
۴۵۔ مخلوق کے بارے میں نوشتہ تقدیر دراصل الہ تعالیٰ کا ایک بھید ہے، جس سے نہ تو کوئی مقرب فرشتہ واقف ہے نہ کوئی رسول۔ اس بارے میں فکرو گہرائی میں جانے کی کوشش درماندگی اور اصول اسلام سے برگشتگی کا سبب ہے۔ لہذا اس بارے میں فکرو نظر اور خیال و وہم سے بھی دور رہیے، اللہ رب العزت نے علم تقدیر کو اپنی مخلوق سے پوشیدہ رکھا ہے اور مخلوق کو اس کے درپے ہونے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اللہ جو کرے اس بارے میں سوال نہیں کیا جاتا اور ہاں! لوگوں سے باز پرس ہوگی۔ پس جو دریافت کرے کہ یہ اللہ نے کیوں کیا؟ اس نے اس حکم قرآنی کو نہ مانا، اور جو حکم قرآنی کو نہ مانے وہ کافر ہے۔	۴۵۔ وأصل القدر سر الله تعالى في خلقه، لم يطلع على ذلك ملك مقرب ولا نبي مرسل، التعمق والنظر في ذلك ذريعة الخذلان، وسلم الحرمان، ودرجة الطغيان، فالحذر كل الحذر من ذلك نظرا وفكرا ووسوسة، فإن الله تعالى طوى علم القدر عن أنامه، ونهاهم عن مرامه، كما قال الله تعالى في كتابه ﴿ لا يسئل عما يفعل وهم يسئلون ﴾ فمن سأل: لِمَ فعل؟ فقد ردّ حكم الكتاب، ومن ردّ حكم الكتاب كان من الكافرين
۴۶۔ یہ کچھ ضروری باتیں تھیں، اللہ کے ان برگزیدہ بندوں کے لیے جن کے قلوب روشن ہیں، یہ لوگ راسخین فی العلم کے مرتبہ پر فائز ہیں، کیوں کہ علم کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ علم جو مخلوق کو دیا گیا، اور دوسرا وہ جو مخلوق	۴۶۔ فهذا جملة ما يحتاج إليه من هو منور قلبه من أولياء الله تعالى، وهي درجة الراسخين في العلم؛ لأن العلم علمان: علم في الخلق موجود، وعلم في

<p>میں مفقود ہے (یعنی نہ یں دیا گیا)۔ پس موجود علم کا انکار کفر ہے اور مفقود علم میں رسائی کا دعویٰ بھی کفر ہے۔ اور ایمان تب ہی سلامت رہ سکتا ہے جب موجود کو مانا جائے اور مفقود کی طلب کو ترک کر دیں۔</p>	<p>الخلق مفقود ، فإنكار العلم الموجود كفر ، وادعاء العلم المفقود كفر ، ولا يثبت الإيمان إلا بقبول العلم الموجود وترك طلب العلم المفقود</p>
<p>۴۷۔ ہم لوح و قلم اور جو کچھ اس میں لکھا ہے، اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اللہ نے جس چیز کے ہونے کو لکھ دیا، تو ساری مخلوق جمع ہو کر بھی اس کو نہ ہونے والی نہیں کر سکتی۔ اسی طرح ساری مخلوق جمع ہو کر جس چیز کے ہونے کو نہیں لکھا، اس کے ہونے والی بنا دینا چاہیں تو یہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب لکھ کر قلم تقدیر خشک ہو چکا۔ (یعنی یہ کام تمام ہو چکا) بندے نے جو کچھ خطا کی وہ اس میں درستی کو پانے والا بھی نہ تھا، اور جہاں اس نے درستی دکھائی وہ وہاں خطا کرنے والا بھی نہ تھا۔</p>	<p>۴۷۔ ونؤمن باللوح والقلم ، وبجميع ما فيه قَدْ رُقم ، فلو اجتمع الخلق كلهم على شيء كتبه الله تعالى فيه أنه كائن ليجعلوه غير كائن لم يقدرُوا عليه ، ولو اجتمعوا كلهم على شيء لم يكتبه الله تعالى فيه ليجعلوه كائناً لم يقدرُوا عليه ، جف القلم بما هو كائن إلى يوم القيامة ، وما أخطأ العبد لم يكن ليصيبه ، وما أصابه لم يكن ليخطئه</p>
<p>۴۸۔ بندے کو یہ جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوقات میں جو کچھ ہونے والا ہے اس کا علم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر مبرم (پختہ) ہے اور آسمان وزمین میں نہ کوئی اس کا مخالف ہے نہ باز پرس کرنے والا، نہ کوئی اس کو ختم کر سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے، نہ کوئی کم کر سکتا ہے نہ زیادہ۔ عقیدہ ایمان، اصول معرفت، اور اعتراف توحید اور اقرار ربوبیت کے لیے یہ سب ضروری ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: "اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو پیدا فرمایا ہے، اور ہر ایک کی تقدیر متعین کر دی ہے۔" نیز اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے: "اور اللہ تعالیٰ کا حکم مقدر کردہ تقدیر کی طرح ہے۔" پس جو کوئی تقدیر کے باب میں اللہ تعالیٰ کا مقابل ہوا اور اپنی ناقص فہم (بیار دل) سے اس میں غور و فکر کرے اس کے لیے بربادی ہے۔ ایسا شخص اپنے خیالات سے تلاش غیب میں مخفی راز دریافت کرنا چاہتا ہے، اور اپنی تمام باتوں میں گنہ گار کذاب ثابت ہوگا۔</p>	<p>۴۸۔ وعلى العبد أن يعلم أن الله قد سبق علمه في كل كائن من خلقه ، فقدر ذلك تقديراً محكماً مبرماً ، ليس فيه ناقص ولا معقب ، ولا مزيل ولا مغير ، ولا ناقص ولا زائد من خلقه في سماواته وأرضه ، وذلك من عقد الإيمان وأصول المعرفة ، والاعتراف بتوحيد الله تعالى وربوبيته ، كما قال تعالى في كتابه ﴿ وخلق كل شيء فقدره تقديراً ﴾ ، وقال تعالى: ﴿ وكان أمر الله قدراً مقدوراً ﴾ فويل لمن صار لله تعالى في القدر خصيماً ، وأحضر للنظر فيه قلباً سقيماً ، لقد التمس بوهمه في محض الغيب سرا كتيماً ، وعاد بما قال فيه أفاكا أثيماً</p>
<p>۴۹۔ عرش و کرسی برحق ہے۔</p>	<p>۴۹۔ والعرش والكرسي حق</p>
<p>۵۰۔ اور اللہ تعالیٰ عرش اور دوسری چیزوں سے بھی مستغنی ہے،</p>	<p>۵۰۔ وهو مستغن عن العرش وما دونه</p>
<p>۵۱۔ ہر چیز پر محیط اور بالا و برتر ہے، اور اللہ تعالیٰ کے احاطہ سے اس کی مخلوق عاجز ہے۔</p>	<p>۵۱۔ محيط بكل شيء وفوقه ، وقد أعجز عن الإحاطة خلقه</p>

<p>۵۲. ہم ایمان، تصدیق اور تسلیم کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ؛ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا، اور حضرت موسیٰ علیہ کو شرف کلام سے نوازا۔</p>	<p>۵۲. ونقول إن الله اتخذ إبراهيم خليلاً ، وكلم الله موسى تكليماً ، إيماناً وتصديقاً وتسلماً</p>
<p>۵۳. ہم ملائکہ، انبیاء علیہم السلام اور ان پر نازل شدہ کتابوں پر بھی ایمان لاتے ہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ تمام انبیاء حق پر تھے۔</p>	<p>۵۳. ونؤمن بالملائكة والنبیین والكتب المنزلة على المرسلین ، ونشهد أنهم كانوا على الحق المبين</p>
<p>۵۴. ہماری طرح کعبہ کو قبلہ سمجھنے والوں کو ہم مسلمان کہیں گے جب کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی باتوں کا اعتراف کرے، اور جو کچھ آپ نے فرمایا اور خبر دی اس کی تصدیق کرے۔</p>	<p>۵۴. ونسبي أهل قبلتنا مسلمين مؤمنين ، ما داموا بما جاء به النبي صلى الله عليه وسلم معترفین ، وله بكل ما قاله وأخبر مصدقين</p>
<p>۵۵. ذات باری میں بحث و نظر اور دین خداوندی اور قرآن کریم میں جدل و مناظرہ کی حرمت۔</p>	<p>۵۵. حرمة الخوض في ذات الله ، والجدال في دين الله وقرآنه</p>
<p>۵۶. ہم ذات خداوندی (کی حقیقت دریافت کرنے) میں غور و فکر نہیں کرتے، نہ دین خداوندی میں بحث کرتے ہیں، نہ دربارہ قرآن مجادلہ (نزاع) کرتے ہیں۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ قرآن رب العالمین کا کلام ہے، جو حضرت جبریل علیہ السلام لے کر نازل ہوئے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا۔ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، مخلوق کا کلام اس کی برابری نہیں کر سکتا۔ ہم نہ کلام الہی کے مخلوق ہونے کے قائل ہیں، نہ ایسا کہہ کر جماعت مسلمین کی مخالفت کرتے ہیں۔</p>	<p>۵۶. ولا نخوض في الله ، ولا نماري في دين الله ، ولا نجادل في القرآن ، ونشهد أنه كلام رب العالمين نزل به الروح الأمين ، فعلمه سيد المرسلين ، محمدا صلى الله عليه وسلم ، وهو كلام الله تعالى لا يساويه شيء من كلام المخلوقين ، ولا نقول بخلقه، ولا نخالف جماعة المسلمين .</p>
<p>۵۷. کسی اہل قبلہ کو گناہ کرنے کی وجہ سے کافر نہ کہیں گے، جب تک کہ وہ اس گناہ کے فعل کو حلال نہ سمجھیں۔</p>	<p>۵۷. ولا نكفر أحدا من أهل القبلة بذنوب، ما لم يستحلّه</p>
<p>۵۸. ہم اس بات کے قائل نہیں کہ ایمان والے کو گناہ کوئی نقصان نہیں کرتا۔</p>	<p>۵۸. ولا نقول : لا يضر مع الإيمان ذنب لمن عمله</p>
<p>۵۹. نیکوکاروں کے لیے ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ ان کو معاف فرمادے، اور اپنی رحمت سے داخل جنت کر دے، البتہ اس کا یقین نہیں اور اور نہ جنت کی ہم گواہی دیتے ہیں۔ ان کے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں، اور ان کے بارے عذاب کا خوف کرتے ہیں اور مغفرت سے ناامید بھی نہیں۔</p>	<p>۵۹. نرجو للمحسنين من المؤمنين أن يعفو عنهم ، ويدخلهم الجنة برحمته ، ولا نأمن عليهم ، ولا نشهد لهم بالجنة ، ونستغفر لمسيئهم ، ونخاف عليهم ولا نقنطهم</p>
<p>۶۰. گناہ کے باوجود عذاب سے اطمینان اور معافی سے مایوسی آدمی کو مذہب اسلام سے خارج کر دیتی ہے اور اہل قبلہ کی راہ حق اس امید و ناامیدی کے</p>	<p>۶۰. والأمن والإيأس ينقلان عن ملة الإسلام ، وسبيل الحق بينهما لأهل القبلة</p>

درمیان ہے۔	
۶۱. بندہ ایمان سے اس وقت تک نہیں نکلے گا، جب تک ان چیزوں کا انکار نہ کرے جس کے تسلیم سے وہ ایمان میں داخل سمجھا جاتا ہے۔	۶۱. ولا يخرج العبد من الإيمان إلا بحدود ما أدخله فيه
۶۲. ایمان زبان سے اقرار کرنے اور دل سے تسلیم کرنے کا نام ہے۔ ^(۱) (یعنی دونوں باتوں کا ہونا ضروری ہے۔)	۶۲. والإيمان : هو الإقرار باللسان ، والتصديق بالجنان
۶۳. اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شریعت کی وضاحت فرمائی وہ سب برحق ہے۔	۶۳. وجميع ما صح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من الشرع والبيان كله حق
۶۴. اور ایمان ایک ہی جامع چیز کا نام ہے، اور سب ہی مومن اصل ایمان میں برابر ہیں۔ ہاں! خشیت، تقویٰ، گناہوں سے اجتناب اور نیکیوں پر پابندی کے اعتبار سے ہر ایک میں درجہ بندی ہے۔	۶۴. والإيمان واحد ، وأهله في أصله سواء ، والتفاضل بينهم بالخشية والتقوى ، ومخالفة الهوى ، وملازمة الأولى
۶۵. مومنین تمام اللہ کے ولی ہیں، اور سب سے مکرم اللہ کے نزدیک زیادہ فرما بردار اور قرآن کی زیادہ اتباع کرنے والا ہے۔	۶۵. والمؤمنون كلهم أولياء الرحمن ، وأكرمهم عند الله أطوعهم وأتبعهم للقرآن
۶۶. اور ایمان نام ہے اللہ تعالیٰ کو، اس کے فرشتوں کو، اس کی نازل کردہ کتابوں کو، اس کے رسولوں کو، آخرت کے دن کو ماننے کا اور اچھی بری، تلخ و شیریں، تقدیر کو خدا کی طرف سے تسلیم کرنے کا۔	۶۶. والإيمان : هو الإيمان بالله ، وملائكته ، وكتبه ، ورسله ، واليوم الآخر ، والقدر خيره وشره ، وحلوه ومرة من الله تعالى
۶۷. ہم ان تمام باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کے رسولوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔ (یعنی کسی کو نبی ماننے اور کسی کو نہ ماننے کی تفریق نہیں کرتے) اور جو بھی خدا کی تعلیمات انہوں نے پیش کی ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں۔	۶۷. ونحن مؤمنون بذلك كله ، لا نفرق بين أحد من رسله ، ونصدقهم كلهم على ما جاؤوا به
۶۸. امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ لوگ جنہوں نے کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے، وہ جہنم میں جائیں گے، لیکن توحید کے قائل ہونے اور ایمان پر مرنے کی صورت میں وہ جہنم میں ہمیشہ نہ رہیں گے۔ چاہے وہ توبہ کیے بغیر مرے ہوں۔ ایسے لوگ اللہ کی تعالیٰ کی مشیت اور حکم کے تابع ہوں گے، اگر اللہ چاہے تو ان مغفرت فرمادے اور اپنے فضل سے ان کو معاف کر دیں۔ چنانچہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وہ شرک کے	۶۸. وأهل الكبائر من أمة محمد صلى الله عليه وسلم في النار لا يخلدون ، إذا ماتوا وهم موحدون ، وإن لم يكونوا تائبين ، بعد أن لقوا الله عارفين مؤمنين. وهم في مشيئته وحكمه : إن شاء غفر لهم وعفا عنهم بفضلله ، كما ذكر عز وجل في كتابه : ﴿ويعفو ما دون ذلك لمن يشاء﴾ . وإن شاء عذبهم

(۱) یہ تعریف ناقص ہے اہل سنت کے نزدیک عمل بھی ایمان کا رکن ہے۔ ط. ۱

<p>علاوہ جو گناہ بھی چاہے گا بخش دے گا۔" اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے جہنم میں عذاب دیں، اور سزا بھگت لینے کے بعد اپنے رحم و کرم سے یا نیکو کاروں کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکال کر جنت میں بھیج دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو دنیا و آخرت میں ان منکرین و کفار سے جدا قرار دیا ہے، جو ہدایت یافتہ نہیں اور نہ خدا کی مدد کے حق دار ہیں۔ اے اللہ! اے اسلام اور مسلمانوں ولی! ہمیں اسلام پر ثابت قدم رکھ، تا آنکہ ہم تجھ سے ملاقات کریں۔</p>	<p>في النار بعدله ، ثم يخرجهم منها برحمته ، وشفاعة الشافعين من أهل طاعته ، ثم يبعثهم إلى جنته ، وذلك بأن الله تعالى تولى أهل معرفته ، ولم يجعلهم في الدارين كأهل نكرته ؛ الذين خابوا من هدايته ، ولم ينالوا من ولايته ، اللهم يا ولي الإسلام وأهله ثبتنا على الإسلام حتى نلقاك به .</p>
<p>۶۹. ہم تمام مسلمانوں کے پیچھے، چاہے وہ نیک ہو فاسق ہو، نماز پڑھنے کو درست سمجھتے ہیں۔ اسی طرح نیک اور فاسق تمام کی نماز جنازہ پڑھے جانے کو ضروری سمجھتے ہیں۔</p>	<p>۶۹. ونرى الصلاة خلف كل بر وفاجر من أهل القبلة ، وعلى من مات منهم</p>
<p>۷۰. کسی نیک و بد کے بارے میں جنت یا جہنم کا فیصلہ ہم نہیں کرتے، ایسے کسی شخص کے بارے میں کفر، یا نفاق یا شرک کی گواہی بھی نہیں دیتے، جب تک کہ اس سے اس قبیل کی کوئی بات ظاہر نہ ہو، اور ان کے پوشیدہ احوال کو اللہ کے حوالے کرتے ہیں۔</p>	<p>۷۰. ولا ننزل أحدا منهم جنة ولا نارا ، ولا نشهد عليهم بكفر ولا بشرک ولا بنفاق، ما لم يظهر منهم شيء من ذلك ، ونذّر سرائرهم إلى الله تعالى</p>
<p>۷۱. کسی مسلمان کو ہم واجب القتل نہیں سمجھتے، جب تک کہ وہ واجب القتل قرار نہ دیا جائے۔</p>	<p>۷۱. ولا نرى السيف على أحد من أمة محمد صلى الله عليه وسلم إلا من وجب عليه السيف</p>
<p>۷۲. اپن ے امام اور حکام کے خلاف بغاوت کو ہم درست نہیں سمجھتے، چاہے وہ ظلم کریں، نہ ان کے بارے میں بد دعا کریں گے نہ ان کی اطاعت کو چھوڑیں گے جب تک کہ وہ ہم کو کسی معصیت کا حکم نہ دیں، ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت سمجھی جائے گی۔ (اور وہ خود ظالم و بدکار ہوں تو) ان کے لیے اللہ سے اصلاح و عفو کی دعا کرتے رہیں گے۔</p>	<p>۷۲. ولا نرى الخروج على أئمتنا وولاة أمورنا وإن جاروا ، ولا ندعوا عليهم ولا ننزع يدا من طاعتهم ، ونرى طاعتهم من طاعة الله عز وجل فريضة ، ما لم يأمرؤا بمعصية ، وندعو لهم بالصلاح والمعافة</p>
<p>۷۳. ہم سنت رسول اور جماعت مسلمین کے طریقہ پر چلنے کا عہد کرتے ہیں، جدا گانہ راہ و رائے اختیار کرنے، اختلاف کرنے اور تفرقہ بازی سے دو رہتے ہیں۔</p>	<p>۷۳. ونتبع السنة والجماعة ، ونجتنب الشذوذ والخلاف والفرقة</p>
<p>۷۴. ہم عدل و امانت والوں کو پسند کرتے ہیں، اور ظلم و خیانت کرنے والوں سے نفرت کرتے ہیں۔</p>	<p>۷۴. ونحب أهل العدل والأمانة ، ونبغض أهل الجور والخيانة</p>

<p>۷۵. ونقول : الله أعلم فيما اشتبه علينا علمه</p> <p>۷۵. جن چیزوں کا علم ہم پر مشتبہ ہے، اس بارے میں ہمارا کہنا یہی ہے کہ اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے۔</p>	
<p>۷۶. ونرى المسح على الخفين في السفر والحضر ، كما جاء في الأثر</p> <p>۷۶. سفر و حضر میں مسح علی الخفین کو جائز سمجھتے ہیں، جیسا کہ حدیث پاک میں اس کا بیان ہے۔</p>	
<p>۷۷. والحج والجهاد ماضيان مع أولي الأمر من المسلمين، برّهم وفاجرهم إلى قيام الساعة، لا يبطلهما شيء ولا ينقضهما</p> <p>۷۷. فریضہ حج اور جہاد مسلمانوں کے امیر کی زیر قیادت چاہے وہ نیک ہو بد، قیامت تک جاری رہیں گے۔ کوئی چیز اسے منسوخ نہیں کر سکتی۔</p>	
<p>۷۸. ونؤمن بالكرام الكاتبين ، فإن الله قد جعلهم علينا حافظين</p> <p>۷۸. ہم کراما کاتبین کے ہونے پر بھی ایمان رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو ہم پر نگران مقرر کیا ہے۔</p>	
<p>۷۹. ونؤمن بملك الموت الموكل بقبض أرواح العالمين</p> <p>۷۹. ملک الموت کے بارے میں بھی ہم کو یقین ہے، جنہیں اہل جہاں کی ارواح قبض کرنے کا ذمہ دار بنایا گیا ہے۔</p>	
<p>۸۰. وبعداب القبر لمن كان له أهلا ، وسؤال منكر ونكير في قبره عن ربه ودينه ونبيه ، على ما جاءت به الأخبار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وعن الصحابة رضوان الله عليهم</p> <p>۸۰. ہم عذاب قبر کو بھی صحیح تسلیم کرتے ہیں، لیکن اس کے لئے جو اس کا اہل ہو۔ ہم مردے سے قبر میں اس کے رب، اس کے دین، اور نبی کے بارے میں سوال کیے جانے پر ایمان رکھتے ہیں، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات اور صحابہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔</p>	
<p>۸۱. والقبر روضة من رياض الجنة ، أو حفرة من حفر النيران</p> <p>۸۱. اور قبر مرنے والے کے لیے یا تو جنت کا ایک باغ ہوتی ہے یا دوزخ کا گڑھا۔</p>	
<p>۸۲. ونؤمن بالبعث وجزاء الأعمال يوم القيامة ، والعرض والحساب ، وقراءة الكتاب ، والثواب والعقاب ، والصراط والميزان</p> <p>۸۲. ہم قیامت میں دوبارہ پیدا کیے جانے، اعمال کا بدلہ ملنے، اللہ کے حضور پیش ہونے، حساب و کتاب، اعمال نامہ پیش کیے جانے، اور اس کے مطابق ثواب و عقاب دیے جانے اور پل صراط پر سے گزرنے اور اعمال کے تولے جانے پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔</p>	
<p>۸۳. الجنة و جهنم پید اکی جا چکی ہیں، یہ کبھی نابود نہ ہوں گیں، اور نہ پرانی ہوں گی، اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہی سے جنت و جہنم کو پیدا کر لیا تھا، اور پھر ہر دو میں جانے والے انسانوں کو پیدا کیا، پس جس کو چاہا اپنے فضل سے جن کا حقدار بنایا، اور جس کو چاہا اپنے عدل و انصاف سے جہنم کا حق دار بنایا۔ ہر انسان وہی کام سرانجام دیتا ہے جس کے لئے اسے فارغ</p>	<p>۸۳. والجنة والنار مخلوقتان ، لا تفنيان أبدا ولا تبیدان، وإن الله تعالى خلق الجنة والنار قبل الخلق ، وخلق لهما أهلا ، فمن شاء منهم إلى الجنة فضلا منه ، ومن شاء منهم إلى النار عدلا منه ، وكل يعمل لما قد فرغ له ، وصائر إلى ما خلق له</p>

کر دیا گیا ہو اور اس سے وہی کچھ ہوتا ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہو۔	
۸۴. بندے کا خیر و شر اس کے مقدر میں لکھا جا چکا ہے۔	۸۴. والخیر والشر مقدران علی العباد
۸۵. اور "استطاعت فعل" بایں معنی کہ جس حاصل ہونے سے ہی بندہ کوئی کام کر سکے، اور جو بندے کے قبضہ میں نہیں سمجھی جاتی، وہ فعل کے ساتھ ساتھ انسان کو حاصل ہوتی ہے، اور استطاعت بمعنی تندرستی، گنجائش، طاقت، اور اسباب و آلات کا میسر ہونا، یہ بندے کو پہلے سے حاصل ہوتی ہے، اور اسی کی بنیاد پر بندے کو اللہ کی طرف سے کسی کام کا مکلف بنایا جاتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿لَا يَكْلَفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾، اللہ ہر ایک کو اس کی طاقت کے بقدر ہی مکلف بناتے ہیں۔	۸۵. والاستطاعة التي يجب بها الفعل من نحو التوفيق الذي لا يجوز أن يوصف المخلوق به ، فهي مع الفعل ، وأما الاستطاعة من جهة الصحة والوسع والتمكن وسلامة الآلات فهي قبل الفعل ، وبها يتعلق الخطاب ، وهو كما قال تعالى: ﴿لَا يَكْلَفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾
۸۶. بندوں کے افعال اللہ کے پیدا کردہ اور بندوں کے کسب کردہ ہیں۔	۸۶. وأفعال العباد خلق الله ، وكسب من العباد
۸۷. اللہ نے انہیں اسی کام مکلف بنایا جس کی وہ طاقت رکھتے تھے، اور بندے اسی کی طاقت رکھتے ہیں جس کا انہیں مکلف بنایا ہے۔ چنانچہ لا حول ولا قوة الا باللہ کا یہی معنی ہے، یعنی گناہ سے بچنے کا کوئی حیلہ، حرکت، اور طاقت (حول) بندے کو اللہ کی مدد کے بغیر نہیں، اور اللہ کی اطاعت اور فرماں برداری کی قوت و قدرت بھی اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں۔	۸۷. ولم يكلفهم الله تعالى إلا ما يطيقون ، ولا يطيقون إلا ما كلفهم ، وهو تفسير لا حول ولا قوة إلا بالله ، نقول : لا حيلة لأحد ، ولا حركة لأحد ، ولا تحول لأحد عن معصية الله إلا بمعونة الله ، ولا قوة لأحد على إقامة طاعة الله والثبات عليها إلا بتوفيق الله
۸۸. ہر چیز اللہ تعالیٰ کے ارادہ، علم، فیصلہ اور تقدیر کے مطابق ہی چلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی چاہت دیگر تمام کی چاہتوں پر غالب ہے، اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ دوسرے تمام کی تدبیروں پر غالب آتا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اور کبھی کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ ہر برائی اور خرابی سے وہ پاک ہے، اور ہر عیب اور خامی سے وہ منزہ ہے۔ قرآن میں ہے: وہ جو کرے اس پر باز پرس نہیں، اور اور ہاں لوگوں سے باز پرس ہوگی۔	۸۸. وكل شيء يجري بمشيئة الله تعالى وعلمه وقضائه وقدره ، غلبت مشيئته المشيئات كلها ، وغلب قضاؤه الحيل كلها ، يفعل ما يشاء وهو غير ظالم أبدا ، تقدر عن كل سوء وحين ، وتنزه عن كل عيب وشين ، لا يسأل عما يفعل وهم يسألون
۸۹. زندوں کے دعا کرنے سے اور صدقہ کرنے سے مردوں کو نفع پہنچتا ہے۔	۸۹. وفي دعاء الأحياء وصدقاتهم منفعة للأموات
۹۰. اللہ تعالیٰ لوگوں کی دعاوں کو قبول فرماتے ہیں، ضرورتیں پوری فرماتے ہیں	۹۰. والله تعالى يستجيب الدعوات ويقضي الحاجات
۹۱. اور تمام چیزوں کے مالک ہیں، اور اللہ کا کوئی مالک نہیں۔ پلک جھپکنے کے برابر بھی کوئی اللہ سے مستغنی نہیں، جو کوئی خود کو اللہ سے ذرہ برابر مستغنی	۹۱. ويملك كل شيء ولا يملكه شيء ، ولا غنى عن الله تعالى طرفة عين ، ومن استغنى عن الله طرفة

عین فقد کفر، وصار من أهل الحین	سمجھے وہ کافر ہے، اور گنہ گار ہے۔
۹۲. واللہ یغضب ویرضی لا کأحد من الوری	۹۲. اللہ تعالیٰ غصہ فرماتے ہیں اور خوش بھی ہوتے ہیں، مگر اللہ کا غصہ اور رضامندی مخلوق کی طرح نہیں۔
۹۳. ونحب أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ولا نفرط فی حب أحد منهم، ولا نتبرأ من أحد منهم، ونبغض من یبغضهم، وبغیر الخیر یدکرهم، ولا نذکرهم إلا بخیر، وحبهم دین وإیمان وإحسان، وبغضهم کفر ونفاق وطغیان .	۹۳. ہم صحابہ رسول سے محبت کرتے ہیں، البتہ نہ کسی کی محبت میں غلو کرتے ہیں، نہ کسی سے برائت کرتے ہیں، اور جو کوئی ان سے بغض رکھے، اور برائی سے ان کا ذکر کرے، ہم ان سے بغض رکھتے ہیں۔ ہم تو صحابہ کا ذکر خیر ہی سے کریں گے۔ صحابہ سے محبت دین، ایمان اور احسان ہے، اور ان سے دشمنی کفر و نفاق اور سرکشی ہے۔
۹۴. ونثبت الخلافة بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أولا لأبي بکر الصديق رضي الله عنه تفضيلاً له وتقديماً على جميع الأمة، ثم لعمر بن الخطاب رضي الله عنه، ثم لعثمان رضي الله عنه، ثم لعلي بن أبي طالب رضي الله عنه، وهم الخلفاء الراشدون والأئمة المهتدون	۹۴. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اولاً ہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لیے خلافت مانتے ہیں، اس لیے کہ آپ ہی پوری امت سے افضل اور مقدم ہیں۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے، پھر حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ کے لیے۔ یہی چار خلفاء راشدین اور ائمہ مہدیین ہیں۔
۹۵. وأن العشرة الذين سماهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وبشرهم بالجنة نشهد لهم بالجنة، على ما شهد لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقوله الحق، وهم: أبو بكر، وعمر، وعثمان، وعلي، وطلحة، والزبير، وسعد، وسعيد، وعبد الرحمن بن عوف، وأبو عبيدة ابن الجراح؛ وهو أمين هذه الأمة رضي الله عنهم أجمعين	۹۵. جن دس صحابہ رضی اللہ عنہم کا نام لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنت کی بشارت دی، ہم بھی ان کے حق میں جنت کی گواہی دیتے ہیں، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں جنت کی گواہی دی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات برحق ہے۔ یہ حضرات حسب ذیل ہیں: سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، طلحہ رضی اللہ عنہ، زبیر رضی اللہ عنہ، سعد رضی اللہ عنہ، سعید رضی اللہ عنہ، عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔
۹۶. ومن أحسن القول في أصحاب رسول الله ﷺ وأزواجه الطاهرات من كل دنس وذرياتہ المقدسين من كل رجس؛ فقد برئ من النفاق	۹۶. جو شخص صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات اور آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گناہوں سے دور ہونے اور برائیوں سے پاک ہونے کی اچھی بات کرے، وہ منافق نہیں ہو سکتا۔
۹۷. وعلماء السلف من السابقين، ومن بعدهم من التابعين أهل الخير والأثر، وأهل الفقه والنظر، لا	۹۷. علماء سلف، ان کے متبعین نیک لوگ، اور اہل فقہ اور اہل نظر کو اچھے لفظوں ہی سے یاد کیا جائے گا۔ اور جو ان کی برائی کرے وہ راہ راست پر

یُذْکَرُونَ إِلَّا بِالْحَمِیل ، وَمَنْ ذَكَرَهُمْ بِسَوْءٍ فَهُوَ عَلَى غَیْرِ السَّبِيل	نہیں۔
۹۸. وَلَا نَفْضِلُ أَحَدًا مِنَ الْأَوْلِيَاءِ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ، وَنَقُولُ : نَبِيٌّ وَاحِدٌ أَفْضَلُ مِنْ جَمِيعِ الْأَوْلِيَاءِ	۹۸. کسی ولی کو ہم کسی رسول سے افضل نہیں سمجھتے۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ فقط ایک نبی تمام اولیاء سے بڑھ کر ہے۔
۹۹. وَنُؤْمِنُ بِمَا جَاءَ مِنْ كَرَامَاتِهِمْ ، وَصَحَّ عَنْ الثَّقَاتِ مِنْ رَوَايَاتِهِمْ	۹۹. اولیاء کی کرامات کو ہم حق سمجھتے ہیں اور جو قصے معتبر حضرات سے مروی ہیں، ان کو بھی درست سمجھتے ہیں۔
۱۰۰. وَنُؤْمِنُ بِأَشْرَاطِ السَّاعَةِ مِنْهَا : خُرُوجُ الدَّجَالِ ، وَنَزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَنُؤْمِنُ بِطُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، وَخُرُوجِ دَابَّةِ الْأَرْضِ مِنْ مَوْضِعِهَا	۱۰۰. اشراط ساعت (علامات قیامت) مثلاً خروج دجال، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، اور ایک مخصوص چوپایہ جانور کا اس کی جگہ سے نکلنا وغیرہ پر ہم ایمان و یقین رکھتے ہیں۔
۱۰۱. وَلَا نَصَدِّقُ كَاهِنًا وَلَا عَرَافًا ، وَلَا مَنْ يَدْعِي شَيْئًا يُخَالِفُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَاجْتِمَاعَ الْأُمَّةِ	۱۰۱. کسی کاہن اور نجومی کی ہم اس کی کہانت اور نجوم میں تصدیق نہیں کرتے۔ اسی طرح کتاب و سنت اور اجماع امت کے خلاف بات کرنے والے کسی کی ہم تصدیق نہیں کرتے۔
۱۰۲. وَنَرَى الْجَمَاعَةَ حَقًّا وَصَوَابًا ، وَالْفِرْقَةَ زَيْغًا وَعَذَابًا	۱۰۲. جماعت مسلمین کی بات کو درست اور ان کی مخالفت کو گمراہی اور عذاب کا سبب سمجھتے ہیں۔
۱۰۳. وَدِينُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَاحِدٌ ، وَهُوَ دِينُ الْإِسْلَامِ ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ﴾ وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ﴾	۱۰۳. اللہ کا دین آسمان و زمین میں ایک ہی ہے اور وہ "دین اسلام" ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ﴾ (دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی (معتبر) ہے۔) ﴿ وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ﴾ (تمہارے لیے میں نے دین اسلام کو پسند کیا)
۱۰۴. وَهُوَ بَيْنَ الْغُلُوِّ وَالْتَقْصِيرِ ، وَبَيْنَ التَّشْبِيهِ وَالتَّعْطِيلِ ، وَبَيْنَ الْجَبْرِ وَالْقَدَرِ ، وَبَيْنَ الْأَمْنِ وَالْإِيَّاسِ	۱۰۴. دین اسلام افراط و تفریط کے درمیان، تشبیہ و تعطیل کے مابین، جبر و قدر کے بیچ، اطمینان و ناامیدی میں سے ایک راہ اعتدال فراہم کرتا ہے۔
۱۰۵. فَهَذَا دِينُنَا وَاعْتِقَادُنَا ظَاهِرًا وَبَاطِنًا ، وَنَحْنُ بَرَاءٌ إِلَى اللَّهِ مِنْ كُلِّ مَنْ خَالَفَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ وَبَيْنَاهُ	۱۰۵. یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے، ظاہر میں بھی اور دل میں بھی۔ اور جو کوئی اس کا مخالف ہو، ہم اللہ کے سامنے اس سے بری ہیں۔
وَنَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يَثْبِتَنَا عَلَى الْإِيمَانِ ، وَيَخْتَمَ لَنَا بِهِ ، وَيَعْصِمَنَا مِنَ الْأَهْوَاءِ الْمُخْتَلِفَةِ ، وَالْآرَاءِ الْمُتَفَرِّقَةِ ،	ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ایمان پر ثابت قدم رکھے اور ایمان پر خاتمہ فرمائے، اور غلط خواہشوں پر چلنے سے، جداگانہ رائے اختیار کرنے سے، اور مشبہ،

والمذاهب الردية ، مثل المشبهة والمعتزلة والجهمية
والجبرية والقدرية وغيرهم ؛ من الذين خالفوا السنة
والجماعة ، وحالفوا الضلالة ، ونحن منهم براء ، وهم
عندنا ضلال وأردياء ، وبالله العصمة

معتزلہ، جہمیہ، جبریہ، قدریہ، وغیرہ غلط مسالک پر چلنے سے حفاظت فرمائے،
جنہوں نے سنت رسول کی اور جماعت مسلمین کی مخالفت کر کے گمراہی سے ناطہ
جوڑ رکھا ہے۔ ہم ایسے گمراہوں سے بری ہیں، اور یہ سب ہمارے نزدیک گمراہ
اور بے راہ ہیں۔ اللہ ہی سب کو محفوظ رکھنے والا ہے، اور وہی توفیق بخشنے والا ہے۔